دل کی لگن اور تحقیق و تلاش سے مرتب کی گئی ہے، ارباب ذوق اور خصوصاً علما اور تاریخ کے اساتذہ و طلبا کو اس کا مطالعہ ضرور کرنا چاہیے۔

حیات انور - مرتبہ: ابن الانور سید محمد ازہر شاہ صاحب قیصر، تقطیع متوسط ضخامت ۵۲۲ صفحات، کتابت و طباعت بہتر قیمت مجلد -/18، پتہ: نسیم اختر، شاہ منزل محلہ خانقاہ دیوبند ضلع سہارنپور۔

اس کتاب کا پہلا اڈیشن ۱۹۵۵ء میں شائع ہوا تھا یہ اس کا دوسرا اڈیشن ہے جو مقابلۃً کافی ضخیم اور دو جلدوں میں تقسیم ہے۔ الانور کے حصہ مقالات میں متعدد مقالات ایسے ہیں جو حیات الانور کے پہلے اڈیشن سے باجازت مرتب ماخوذ ہیں، اس دوسرے اڈیشن کی جلد دوم البتہ نئے مضامین پر مشتمل ہے۔ اس بنا پر اصل کتاب کی ضخامت تو دو چند ہوگئی اور اس میں بعض اہم اور مفید مضامین کا اضافہ بھی ہوگیا۔ لیکن افسوس ہے کہ کتاب بہت غلط چھپی ہے کتابت و طباعت کی غلطیاں صفحہ صفحہ میں پھیلی ہوئی ہیں۔ جن کی وجہ سے افراد و اشخاص اور کتابوں کے نام بدل گئے اور کچھ سے کچھ ہوگئے ہیں، تاہم مضامین و مقالات لائق مطالعہ ہیں۔ حضرت شاہ صاحب کے کمالات اور تبحر علمی کا احاطہ تو کون کر سکتا ہے، اس کتاب سے آپ کے علمی کمالات، اخلاق و صفات اور عادات و خصائل کا بڑی حد تک اندازہ ہو جاتا ہے، اور یہی اس کتاب کی قدر و قیمت ہے۔ اڈیٹر برہان کے مقالات مذکورہ بالا دونوں کتابوں میں شریک اشاعت ہیں۔

سائنس اور اجتہاد: از ڈاکٹر احسان اللہ خاں۔ تقطیع متوسط ضخامت ۱۷ صفحات کتابت و طباعت بہتر قیمت مجلد -/25۔ پتہ: علمی مجلس۔ دہلی۔

اس کتاب کا موضوع یہ ہے کہ اسلام میں خیر و شر کی بنیاد منفعت اور مضرت پر ہے دوسرے لفظوں میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ نافع اور مضر ہونے کے اعتبار سے ہر شئے کی ایک قدر ہوتی ہے اور اور اسی قدر کی بنیاد پر کوئی چیز خیر یا شر کہلاتی ہے اسلام

میں ان قدروں کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ لیکن چونکہ آج کل سائنس کے غیر معمولی اکتشافات وتحقیقات نے اشیا کی اقدار کو الٹ پلٹ دیا ہے اس لئے ضروری ہے کہ سائنس کی ان مسلمہ تحقیقات کی روشنی میں اجتہاد کے ذریعہ اسلامی احکام میں اور قرآن مجید کے بعض بیانات کی تفسیر وتوضیح میں بھی تبدیلی پیدا کی جائے مصنف نے اجتہاد کی ضرورت پر جو زور دیا ہے اب غالباً کوئی اس کا مخالف نہیں ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا سائنس کی بنیاد پر تمام احکام کو بدلا جا سکتا ہے؟ ظاہر ہے اس کا جواب نفی میں ہے۔ سائنس کی تحقیقات اور اوس کے اکتشافات (اگر اون کو صحیح تسلیم کر لیا جائے) اسلام بلکہ زیادہ صحیح یہ ہے۔ کہ فقہ کے انھیں احکام پر اثر انداز ہو سکتے ہیں جن کی بنیاد عرف، مصالح مرسلہ، استصلاح (لا ضرر ولا ضرار، اھون البلیتین) اور استحسان وغیرہ پر ہو، ان کے علاوہ جو احکام منصوصہ قرآن اور غیر معللہ ہیں یا معللہ ہیں مگر علت مدار حکم نہیں ہے، اون میں اجتہاد کے ذریعہ تبدیلی کی کوئی گنجائش نہیں، مثلاً آج اگر سائنس یہ ثابت کر دے کہ لحم خنزیر اعلیٰ قسم کا گوشت ہے، شراب بقائے صحت کے لئے ضروری ہے۔ نکاح سے قبل کورٹ شپ مفید ہے، قومی ترقی کے لئے ربوا کا رواج لازمی ہے تو سائنس کے ان دعاوی کے باوجود اسلام کے احکام میں کوئی تبدیلی نہیں کی جا سکتی، یہ معاملہ تو احکام کا ہے۔ اب تفسیر وتاویل کو لیجئے قرآن مجید کے کسی بیان میں (عربی زبان کے قواعد نحو، معانی وبلاغت اور لغت کے پیش نظر) اگر اس بات کی گنجائش ہے کہ اوس کی تفسیر سائنس کی تحقیق کے مطابق کی جا سکے تو ایسا کیا جا سکتا ہے، اس میں کوئی قباحت نہیں ہے، لیکن اگر زبان اور ادب کے قواعد اوس سے مطابقت نہیں رکھتے تو پھر وہ تفسیر تفسیر نہ ہوگی بلکہ تحریف ہوگی۔ کتاب کے بعض فقروں سے دینی حلقوں میں بر ہمی ضرور

پیدا ہوگی مثلاً ص ۱۰ پر" اگرچہ سرسید احمد اور کمال اتاترک کے اقدامات اس جانب (اجتہاد کی طرف) تھے، مگر یہ تحریکیں زیادہ کامیاب نہ ہوسکیں۔ کیونکہ اوس وقت مسلم قوم بیدار نہیں ہوئی تھی۔ صفحہ ۰ ، پر لکھتے ہیں: دو تحریکیں ساتھ ساتھ ابھریں، ایک علی گڑھ اور دوسری دیوبند کے نام سے مشہور ہے۔ اول الذکر کا مقصد مجتہد پیدا کرنا تھا اور موخرالذکر کا مقصد اسلاف کی تعلیم پر زور دینا تھا، لیکن کتاب سائنس کی بعض تحقیقات اور اجتہاد کے بعض پہلوؤں سے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے وہ بہت کچھ غور و فکر کا طلب گار ہے، لائق مصنف جو سائنس کے بلند پایہ عالم ہونے کے ساتھ پختہ عقیدہ کے مسلمان بھی ہیں، موضوع زیربحث پر ایک عرصہ سے غور کر رہے ہیں وہ اس پر ایک مفصل کتاب بھی لکھ رہے ہیں، کتاب زیر تبصرہ کو جس کا مقدمہ سمجھنا چاہئے، ہمارے خیال میں یہ مناسب ہوگا کہ کوئی اسلامی ادارہ ایک سیمینار کا انتظام کرے جس کا موضوعِ بحث اجتہاد سے متعلق صرف ڈاکٹر احسان اللہ خاں صاحب کا نظریہ ہو اور اوس میں تعلیم قدیم وجدید کے علمائے اسلامیات کو شرکت کی دعوت دی جائے۔

فہرست کتب، ادارہ کے قواعد و ضوابط مفت
طلب فرمائیے۔

منیجر:۔ ندوۃ المصنفین
جامع مسجد دہلی